General Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked parts of the question.

سوال نمبر ۲
تہذیب کا مفہوم:

تہذیب کا لفظ لغوی طور پر اصلاح کرنے، سنوارنے، درست کرنے، آراستہ کرنے یا خوش اخلاق بنانے کے معنی میں آتا ہے۔

اسی طرح ایک نامور پاکستانی تہذیب کی اصطلاح بیان کرتا ہیں۔

"تہذیب کے معنی شاخ تراشی کرنا ہے۔ آپ نے مالی کو دیکھا ہو گا وہ کیا کرتا ہے؟ وہ پودوں کو پانی دیتا ہے زمین میں کھاد ڈالتا ہے۔ جو شاخیں پھیل جاتی ہیں انہیں کاٹ ڈالتا ہے جس کی وجہ سے درختوں کی نشوونما اچھی ہوتی ہے۔ اسی کو تہذیب کہتے ہیں۔"

اردو میں تہذیب کا لفظ شائستگی کے طور پر استعمال ہوتا ہے مثلاً جب کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص بڑا مہذب ہے یا تہذیب یافتہ ہے کہ اس شخص کا بات چیت کا انداز، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے کا طریقہ ہمارے روایتی معیار کے مطابق ہے۔

اصطلاحی معنی:

تہذیب کا لفظ اصطلاح میں ہر چیز کی درستگی اور اصلاح کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی اس سے مراد

کسی قوم کی وہ ظاہری شکل و صورت، وضع قطع اور طور طریقے ہیں جن کی بدولت وہ دیگر اقوام سے ممتاز نظر آتی ہے۔

اسلامی تہذیب:

اسلامی تہذیب سے مراد وہ تہذیب ہے جس کی بنیاد اسلامی نظریات پر قائم ہے اور تمام امور اسلام کے مطابق سر انجام دیے جاتے ہیں جن کی بدولت یہ باقی اقوام سے ممتاز نظر آتی ہے، مثلاً
کلمہ طیبہ یعنی توحید و رسالت کی گواہی، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج زکوٰۃ کی ادائیگی، اذان وغیرہ۔

اسلامی تہذیب کے بنیادی عوامل:

اسلامی تہذیب کے عوامل سے مراد اسلام کے وہ بنیادی عقائد ہیں جنہیں قرآن میں اجزائے ایمان کا نام دیا جاتا ہے۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

1. اللہ تعالیٰ پر ایمان:

اسلامی تہذیب کی بنیاد عقیدہ توحید یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور عبادات میں واحد اور یکتا ماننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔ اسی وجہ سے

اسلامی تہذیب کا حامل شخص موحد ہوتا ہے مشرک نہیں

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی پیغمبر آئے سب نے لوگوں کو توحید کی تبلیغ دی اور بتایا کہ کائنات کی تمام اشیاء اللہ ہی کی مخلوق ہیں اور ہم سب اس کے بنائے ہوئے بندے ہیں اسی لئے سب کو صرف اللہ کی ہی عبادت کرنی چاہیئے۔

قرآن میں اللہ تعالی فرماتے ہیں

"آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ اللہ اکیلا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی باپ ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر"۔

اللہ تعالی ایسی صفات کا مالک ہے جو کسی فرد میں موجود نہیں وہ اپنے علم قدرت، ارادہ ہر صفت میں یکتا اور بے مثال ہے

اس کائنات کی ہر شے اس طرح سے منظم شکل میں موجود ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ معبود برحق صرف ایک ہی ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

"اگر ان دونوں یعنی زمین اور آسمان میں اللہ کے علاوہ اور بھی معبود ہوتے تو یقیناً ان میں فساد برپا ہو چکا ہوتا۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین دلانے والوں کے لیے اور تمہاری ذات میں بھی تو کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا۔"

لہذا تمام مخلوق پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق کی بڑائی کریں اور اس کی عبادت بجا لائیں اور کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ بنائیں۔

فرشتوں پر ایمان:

انسان اور جنات کی طرح فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی حکمت کے پیشِ نظر پیدا فرمایا ہے۔ ~~خالق~~ خالص نورانی مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کائنات میں اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

"وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے

اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

مشہور فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام شامل ہیں۔ فرشتوں کے اہم فرائض میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو اس کے رسول و انبیاء تک پہنچانا، انسانی اعمال لکھنا، جانوں کو قبض کرنا، اللہ کے حکم سے اس کے نیک بندوں کی مدد کرنا اور ان کے دشمنوں کو تباہ کرنا، درود و سلام بھیجنا وغیرہ شامل ہیں۔

توحید و رسالت کی طرح فرشتوں پر ایمان لانا بھی بہت ضروری ہے۔
اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتے ہیں۔

"لیکن بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور قیامت پر اور فرشتوں پر اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر۔"

آسمانی کتابوں پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لئے اپنے رسولوں پر وحی کے ذریعے کتابیں نازل کی۔ ان تمام کتابوں اور صحیفوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ

تسلیم کرنا آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ہے۔
ایمان والوں کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے۔"

ایسے تو آسمانی کتابیں بہت سی ہیں لیکن ان میں چار بہت مشہور ہیں۔

1. تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی
2. زبور حضرت داود علیہ السلام پر نازل ہوئی
3. انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی
4. قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی راہنمائی کے لئے اپنے انبیاء علیہ السلام کو بھیجا اور ان پر وحی نازل فرمائی۔
ارشاد ہے

"اور ان کے ساتھ حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی۔"

دیگر اقوام نے اپنی کتابوں میں تبدیلی کی اور آسمانی کتاب میں انسانی آمیزش کی جیسا کہ اب صرف

قرآن مجید ہی ہر قسم کی تبدیلی سے پاک ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے
ارشادِ باری تعالیٰ ہے

"ہم نے خود اتاری یہ نصیحت اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔"

اسلامی تہذیب کی امتیازی شان ہے کہ اس میں وحی کے ذریعے تعلیم کو تمام انسانوں کی اولین اور بنیادی ضرورت قرار دیا ہے۔ تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم، کردار اور اخلاق کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

انبیاء السلام پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لیے انبیاء مبعوث فرمائے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مسلمان تمام انبیاء اور رسولوں کی نبوت کو سچا تسلیم کرتے ہیں
قرآن میں ارشاد ہے

"ہم ان رسول میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے۔"

یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کے دلوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کا پیغام اور تعلیمات لے کر اترتے ہیں۔ یہ تمام مختلف علاقوں اور قوموں کی طرف مبعوث کی گئیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے

"اور ہم نے اٹھائے ہیں ہر امت کے لیے رسول۔"

بعض روایات میں انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی گئی ہے مگر قرآن میں صرف چند ہی کا ذکر کیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے بعض کا حال ہم نے آپ ﷺ سے بیان فرمایا اور بعض کا حال آپ ﷺ نے نہیں بیان فرمایا۔"

سلسلہ انبیاء کے آخری فرد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں اور اب قیامت تک سب انسانوں کو نبی کی پیروی کرنی ہے تاہم ہم تمام انسانوں پر لازم ہے کہ سب نبیوں پر ایمان

برقرار رکھا جائے۔
اسلامی تہذیب بھی تمام انسانوں کو سنت نبوی کی دعوت دیتی ہے اور مختلف انسانی طبقوں کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی سیرت اسوہ حسنہ کے کامل نمونے کی مثالیں رکھتی ہے۔

آخرت پر ایمان:

لفظ آخرت کے معنی بعد میں ہونے والی چیز ہے اس کے مقابلے میں لفظ دنیا ہے جس کے معنی قریب کی چیز ہے۔ آخرت سے مراد یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جائے گا بلکہ اس کی روح باقی رہے گی اور ایک ایسا دن آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جسم میں دوبارہ منتقل کرے گا اور وہ دوبارہ زندہ ہو جائے گا۔ اور پھر انسانوں کے عمل کے مطابق اس کا حساب لیا جائے گا۔ نیک لوگوں کے لئے ایسی جگہ کو منتخب کیا جائے گا جو نعمتوں سے بھرپور ہو گی اور برے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"بے شک نیک لوگ جنت میں اور برے لوگ (دوزخ) جہنم میں ہوں گے"

اسلامی تہذیب کی خصوصیات؛

اسلامی تہذیب ایک با مقصد فطری اور سادہ تہذیب ہے جو پیدائش کی راہ پر مبنی ہے اس میں انسان اور کائنات اور خالق اور مخلوق کا تعلق بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلامی تہذیب کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہے

1. واضح نصب العین:

اسلامی تہذیب ایک مقصد مقصد اور نصب العین فراہم کرتی ہے جس کی بنیاد عقیدہ توحید و رسالت اور آخرت پر ہے

2. علم و حکمت:

اسلامی تعلیم کی بنیاد علم و حکمت پر رکھی گئی قرآن میں ارشاد ہے

"جسے علم و حکمت دی گئی۔ اسے بہت بھلائی دی گئی۔"

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تلقین کی

کی کہ وہ ہمیشہ علم میں اضافہ کی دعا کریں۔

قل ربّی زدنی علما

3. عالمگیر اخوت:

اسلام ہر طرح کے امتیاز کو ختم کرتا ہے اور اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

"بلاشبہ تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔"

اللہ کے حضور فرماتے ہیں

"اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ"

بقول مولانا حالی

اخوت اسکو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو دلی کا ہر پیر و جوان بیتاب ہو جائے

4. مساوات کا درس:

اسلام نے انسان کو مساوات کا درس دیا ہے
اللہ قرآن میں فرماتے ہیں

"سارے انسان بھائی بھائی اور برابر ہیں"

فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اے لوگو! تم سب آدم علیہ السلام سے ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اسی طرح کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر حاصل ہے۔"

ایک اور جگہ قرآن میں ارشاد ہے

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ~~بزرگ~~ معزز وہ ہے جو پرہیز گار ہو۔"

بقول اقبال

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

سادگی کی اہمیت

اسلام کی تعلیمات عام فہم اور بہت سادہ ہیں

توحید رسالت اور آخرت اس کے بنیادی عقائد ہیں
اسلام میں پیشہ ور پادری یا برہمن کا کوئی تصور نہیں
اس کی رسومات اور عبادات اس قدر سادہ ہیں
کہ کوئی بھی انسان شخص سرانجام دے سکتا ہے خدا اور
بندے کے درمیان کسی واسطے کی کوئی ضرورت
ہی نہیں۔

سادگی اسلام کی روح ہے اسلام ہمیشہ ہر شعبے میں
سادگی کی ہی تلقین کرتا ہے اور فضول خرچی نمائش و تکبر
سے منع کرتا ہے۔

6۔ انسانی حقوق کی تعلیمات

اسلامی تمدن تمام بنی نوع انسان کے لیے بنیادی
حقوق کا تحفظ ہے۔ اسلام ہی دنیا کا پہلا دین جس
میں انسانی حقوق مساوات برابری اور بھائی
چارے کا درس دیا۔
آج سے چودہ سو سال پہلے حجۃ الوداع کے موقع
پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے
تھے۔ اور کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر
کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر تقویٰ کے سبب"

"تمہاری عورتوں کے تم پر وہی حقوق

ہیں جو تمہارے ان دیکھے"

۳۔ امن و عالم کا ضامن:

اسلامی تمدن ہی عالمی امن کا بھی ضامن ہے
اسلام کے علاوہ باقی تمام نظام قومی اور علاقائی مفادات
پر مبنی ہیں وہ صرف اپنی قوم اور نسل کے لیے عدل
انصاف کے خیر خواہ ہیں لیکن اسلام تمام دنیا کے
امن کی بات کرتا ہے اور بشری اصول فراہم کرتا ہے

۴۔ طہارت و نظافت:

اسلام ہمیشہ صفائی اور پاکیزگی کی بات کرتا ہے
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"اللہ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزہ رہنے والوں
کو پسند کرتا ہے"

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"صفائی نصف ایمان ہے"

Too long

سوال نمبر 8

اسلام کا معاشی نظام،

اسلام نے انسانی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک عادلانہ نظام دیا ہے جس سے انسانوں کی تمام بنیادی معاشی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں اور انہیں کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔ اسلام نے ایسے اصول اپنائے ہیں جن سے معاشرے میں دولت صرف چند افراد تک محدود نہیں رہتی بلکہ گردش کرتی ہے اسی وجہ سے غریب آدمی بھی بڑی ہی آسانی سے اپنی معاشی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔

اسلام کے معاشی نظام کے بنیادی اصول

گردش دولت کے لیے اسلامی اقدام،

اگر دولت کی گردش نہ ہو تو معاشی ترقی رک جاتی ہے جس سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہو جاتا ہے اور اس طرح دولت صرف چند افراد کے ہاتھوں تک محدود ہو جاتی ہے۔ لیکن اسلام نے ایسے سنہری اصول بنائے ہیں جس سے معاشرے میں دولت کی گردش میں تیزی آتی ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی:

زکوٰۃ گردش دولت کے لئے اسلامی معاشی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی اہمیت رکھتا ہے۔ ہر صاحب نصاب کو سال میں ایک دفعہ اپنی دولت میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے مستحقین کو زکوٰۃ دینا پڑتی ہے جس سے دولت امیر سے غریب میں منتقل ہوتی ہے۔

قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"

معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت:

گردش دولت:

دین اسلام کے نظام زکوٰۃ کی خوبی یہ ہے کہ دولت چند افراد کے ہاتھوں میں نہیں رہتی بلکہ گردش میں رہتی ہے۔ وہ دولت ہے جسے انسان اپنے علاوہ دوسرے کے پاس جانے نہیں دیتا اور جس سے انسان کو محبت ہوتی ہے نظام زکوٰۃ اس سے دولت خرچ کروانے کا ایک سبب بن جاتی ہے

سودی نظام کا خاتمہ:

اگر اسلامی ریاست صحیح طور پر زکوٰۃ کا نظام نافذ کرے تو موجودہ سودی نظام کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور معاشرے کے مسائل جیسا کہ جن میں ایک یہ کہ امیر امیر تر اور غریب غریب تر اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

عشر کی ادائیگی:

زمینی پیداوار کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں جو دراصل زمین کی پیداوار مخصوص مقدار میں لی جاتی ہے جو کہ گردش دولت کا سبب بنتا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"جس زمین کے چشمے یا بارش کے پانی سے سیراب کیا جائے تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ اور جسے کنویں سے سیراب کیا جائے اس طرح پیداوار میں سے بیسواں حصہ عشر لیا جائے۔"

وراثت کی تقسیم:

اسلامی معاشی نظام کو مؤثر بنانے کے لیے اسلام

ساتھ وراثت کی تقسیم کیلئے قانون سازی کی ہے جس سے دولت وفات پانے والے ورثاء میں ان کے مقررہ حصوں کے مطابق تقسیم کر دی جاتی ہے

قرض کی ادائیگی

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بھائیوں کی مالی امداد کیلئے رقم ادھار دینے کی ترغیب دی تاکہ وہ اپنی ضروریات زندگی کو پوری کر سکیں حتیٰ کہ قرض کی ادائیگی کو واپس کرنے کیلئے بھی حسن کا معاملہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اگر مقروض تنگ دست ہو تو آسانی کے حصول تک اسے مہلت دو۔"

خیرات و صدقات:

اسلام کے معاشی نظام کو مؤثر بنانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے صدقات اور خیرات کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کا اجر و ثواب

کی گناہ بخش دینے کا وعدہ بھی کیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اسلامی معاشی نظام میں تجارت کے نبوی اصول

مکہ مکرمہ کے زیادہ تر لوگوں کا ذریعہ معاش تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا ذریعہ معاش تجارت کو بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کی جانب تجارتی سفر پر گئے آپ تجارتی معاملے میں "صادق" اور "امین" کے ناموں سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت خدیجہ نے آپ کی اسی تجارتی حسن کو آپ کو اپنا تجارتی مال دے کر شام بھیجا۔ حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ نے آپ کی شرافت اور دیانت کی بہت تعریف کی جس سے متاثر ہو کر خدیجہ نے آپ صلی سے نکاح کر لیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صلی نے تجارت کے درج ذیل اصول کو ہمیشہ سامنے رکھا۔

صداقت اور دیانت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صداقت اور دیانت کو تجارت کی بنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا

"سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔"

درست ناپ تول کا حکم:

اسلامی معاشی نظام میں ہمیشہ درست ناپ تول کے نظام کو فروغ دیا ہے

قرآن میں اللہ فرماتے ہیں

"اور انصاف کے ساتھ ناپ اور تول کرو"

رسول اللہ کا فرمان ہے

"جب تم تولو تو ترازو جھکا کر تولو"

حسن اخلاق کا فروغ:

اسلامی معاشی نظام میں حسن اخلاق کی بہت اہمیت ہے اسی کی بنیاد پر تاجروں کے پاس

جاتے ہیں

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت:

اسلامی معاشی نظام میں ذخیرہ اندوزی کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے بلکہ ذخیرہ اندوزی کرنے والے کو لعنتی قرار دیا گیا ہے۔

اللہ کے رسول فرماتے ہیں

"جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ لعنتی ہے"

اسلامی معاشی نظام کی خصوصیات

اسلامی معاشی نظام کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

رضائے الٰہی کا حصول:

اسلامی معاشی نظام کو نافذ کرنے سے خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کے حکم کی پیروی کی جاتی ہے تو اللہ کی ذات بندے سے راضی ہو جاتی ہے

غربت کا خاتمہ:

اسلامی معاشی نظام کو نافذ کرنے سے معاشرے میں ناپیدگی ختم ہوتی ہے جس کی مثال زکوٰۃ سے دی جاسکتی ہے کہ معاشرے میں نادار اور غریب لوگ زکوٰۃ کی وجہ سے اپنی ضروریات زندگی پوری کرتے ہیں۔

حقوق العباد کی ادائیگی:

اسلامی معاشی نظام ایک ایسا نظام ہے جس کے ذریعے بندوں کے حقوق پورے ہوتے ہیں۔ معاشرے کے تمام لوگ دنیاوی ضرورتوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں جس سے حقوق العباد کی ادائیگی ہوتی ہے

محتاجی کا خاتمہ:

اسلام کے منصفانہ نظام سے معاشی ناہمواریاں ختم ہو جاتی ہیں کوئی شخص کسی دوسرے کا محتاج نہیں رہتا

بھیک مانگنے کی حوصلہ شکنی:

اسلامی ~~معاشرتی~~ معاشی نظام سے معاشرے میں گداگری
اور بینک والی رسم ختم ہوتی ہے اور لوگ
اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔

مال برا ہے کم نہیں ہوتا

اسلامی معاشی نظام میں زکوٰۃ کی بہت اہمیت
ہے جس کی ادائیگی سے مال میں برکت ہوتی
ہے جس کے برعکس زکوٰۃ نہ دینے سے مال برباد
ہوجاتا ہے۔

تزکیہ نفس:-

اسلامی معاشی نظام میں زکوٰۃ کی ادائیگی
دراصل فی سبیل اللہ ہے اللہ کی راہ میں
مال خرچ کرنے سے انسان کی روح پاک ہو
جاتی ہے اور گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔